بابری مسجد ٹائٹل سوٹ

نئی دہلی، ۲۰ راگست ۲۰۱۹

آج چیف جسٹس رنجن گوگوئی کی قیادت میں ۵ رکنی بنچ کے سامنے رام للا کے وکیل سینئر ایڈوکیٹ مسٹر سی ایس ویدناتھن نے اپنی بحث جاری رکھتے ہوئے کہا کہ آثار قدیمہ کی کھدائی، غیر ملکی سیاحوں اور گواہوں کے بیانات سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ جگہ ہمیشہ سے رام جنم بھومی کی حیثیت سے ہی استعمال ہوتی رہی ہے لہذا اس کے تقدس کو بحال کیا جائے۔اس موقع پر جسٹس اشوک بھوشن نے سوال کیا کہ کیا گواہوں کے بیانات سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ یہاں نماز بھی ہوتی رہی ہے۔اس پر مسٹر ویدناتھن نے کہا کہ اس پر وہ آگے گفتگو کریں گے۔

انہوں نے آگے کہا کہ آثار قدیمہ کی کھدائی میں ایک پتھر کا سلیب ملا ہے جس میں سنسکرت میں لکھا ہوا ہے جو بارویں صدی کا ہے، جو راجا گونداُچندرا کے زمانے کا ہے۔گوند چندرا ساکیتا منڈلا کا راجا تھا جس کا پائے تخت ایودھیا تھا۔ یہاں پر ایک بڑا وشنو کا مندر تھا۔میرے خیال میں اسی مندر کو توڑ کر یا اسی کے ملبے پر مسجد تعمیر کی گئی۔

جہاں تک سلیب پر لکھی سنسکرت کی عبارت ہے کا تعلق ہے اس کے ترجمہ کو کسی نے چیلنج نہیں کیا ہے البتہ سلیب کے موجودگی کو ہی چیلنج کیا گیا ہے۔

جب مسلم گواہوں کی گواہی کو مسٹر ویدناتھن نے پیش کرنا شروع کیا تو انہوں نے جسٹس بھوشن کے اس سوال کو نظر انداز کر دیا کہ مسلمانوں کے اس جگہ پر نماز پڑھنے کی کوئی شہادت بھی سامنے آئی تھی یا نہیں۔اس کے برعکس انہوں نے کہا کہ مسلم گواہان نے سراحت سے یہ کہا کہ کسی کی زمین پر ناجائز قبضہ کر کے اگر کوئی مسجد بنائی جائے گی تو وہ شرعاً مسجد نہیں ہوگی۔

مسٹر ویدناتھن کی بحث نامکمل رہی جو کل بھی جاری رہے گی۔

اس موقع پر مسلم پرسنل لا بورڈ اور جمعیت علماء کے مشترکہ سینئر ایڈوکیٹ ڈاکٹر راجیو دھون کے علاوہ مسلم پرسنل لا بورڈ کی سینئر ایڈوکیٹ میناکشی اروڑہ بھی کورٹ میں موجود تھیں۔ان کے علاوہ ایڈوکیٹ آن ریکارڈ جناب شکیل سید، جناب ایم آر شمشاد، جناب اعجاز مقبول، جناب ارشاد احمد اور جناب فضیل احمد ایوبی اور ان کے جونیئر بھی کورٹ میں موجود تھے۔

جاری کردہ

ڈاکٹر سید قاسم رسول الیاس

کوکنوینر بابری مسجد کمیٹی، آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ